



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد کے امام اور مؤذن کے بغیر مسجد کی خدمت ادا نہیں ہو سکتی ان کو تنخواہ دینا لینا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امامت اور اذان پر مابانہ تنخواہ لینا شرط کر کے امام البیاض کے نزدیک ممنوع ہے ”لا یجوز علی الاذان والنج، کذا الإمامة وتعليم القرآن والفقه، والأصل أن کل طاعة یختص بها المسلم لا یجوز الاستیجار علیہ عندنا،، (ہدایا) ”عن عثمان بن أبی العاص قال: «أخبرنا عبد الله بن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أن أشجدة مؤذنا لا يأخذ على أذانه أجرًا». رواه النخعي (قال ابن المنذر: ثبت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعثمان بن أبي العاص: «واتخذ مؤذنا لا يأخذ على أذانه أجرًا، وأخرج ابن جبان عن يحيى البجلي قال: سمعت زبلاً قال لابن عمر: إني لأجبت في الله، فقال له ابن عمر: إني لأبغضك في الله، فقال: سبحان الله أجبت في الله وتبغضني في الله؟ قال: نعم أنك تسأل على أذانبك أجرًا وروى عن ابن مسعود أنه قال: «أرسل لا يؤخذ عليهن أجر: الأذان وقراءة القرآن والقضاء»، (نیل الاوطار 1/157) اور متاخرین حنفیہ و دیگر ائمہ کے نزدیک امامت و اذان پر تنخواہ لینا جائز ہے۔ ”ویفتی الیوم بصحبتنا لتعليم القرآن والفقه والإمامة، والاذان وبجبر المستاجر علی دفع ما قبل، فحبب المسمی بعقد وأجر المثل إذا لم يذكره،، (در مختار) میری نزدیک راجح یہ ہے کہ شرط اور طے کر کے مابانہ مقرر تنخواہ لینا مکروہ ہے، ہاں اگر مؤذن یا امام کو بغیر شرط اور سوال کے بطریق اکرام کے کچھ دے دیا جائے تو اس کا قبول کرنا جائز اور بلا کراہت مباح و درست ہے۔ (محدث دہلی 1938ء)

حداً عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 236

محدث فتویٰ